غسلِ میت لازم ہونے کی حکمت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میت پر غسل کیوں لازم ہوتا ہے؟ میت کو غسل دینا تو فرض کفایہ ہے، مگر میت پر غسل واجب ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

میت کا غسل لازم ہونے میں اصل تو یہ ہے کہ سب انسانوں کے والد، حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی وفات پر فرشتوں نے آپ کو غسل دیا تھا اور آپ کے بیٹے سے کہا تھا کہ یہ تمہارے مُردوں کا طریقہ ہے یعنی انسان کے فوت ہونے کے بعد اسے یوں غسل دینا ہے اور اس کی حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ موت سے جسم پر حدث طاری ہوتا ہے، جسے دور کرنے کے لیے غسل لازم فرمایا گیا ہے۔

غسلِ میت کی حکمت بیان کرتے ہوئے درمختار میں ہے "الأصل فيه تغسيل الملائكة لآدم عليه السلام وقالوا لولده هذه سنة موتاكم" ترجمہ: غسل میت کی اصل فرشتوں کا حضرت آدم علیہ السلام کو غسل دینا ہے اور فرشتوں نے اُن کے بیٹے سے کہا: یہ تمہارے مردوں کا طریقہ ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد2، صفحہ200، دارالفکر، بیروت)

حلبۃ المجلی میں شمس الدین محمد بن محمد المعروف ابن امیر حاج (متوفی 879ھ) فرماتے ہیں: "واختلف في سبب وجوبه، فمحمد بن شجاع ومَنْ وافقه: الحدث لأن الموت سبب لاسترخاء المفاصل، وزوال العقل، وعامة المشايخ نجاسة الموت؛ لأن الآدمي حيوان دموي فيتنجس بالموت كسائر الحيوانات ونص في البدائع على أنه الأظهر۔ قلت: قد اخرج الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا تنجسوا موتاکم فان المؤمن فلا ینجس حیا و

لامیتاقال صحیح علی شرط البخاری و مسلم و قال الحافظ ضیاء الدین فی احکامہ:"اسنادہ عندی علی شرط الصحیح "فیترجح الاول "ترجمہ: غسل میت کے واجب ہونے کے سبب کے متعلق اختلاف ہے، پس محمد بن شجاع اوران کے موافقین کہتے ہیں: سببِ وجوب حدث ہے، کیونکہ موت، اعضاء کے ڈھیلے پڑنے اورزوالِ عقل کا سبب ہے۔ اورعامہ مشائخ فرماتے ہیں: سببِ وجوب موت کی نجاست ہے، کیونکہ آدمی ایسا حیوان ہے جس میں خون ہوتا ہے تو یہ موت کی وجہ سے نجس ہوجاتا ہے جیسے سارے حیوان ہوتے ہیں، اور بدائع میں یہ صراحت فرمائی ہے کہ یہی زیادہ ظاہر ہے۔ میں کہتا ہوں: حاکم نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: "اپنے مردوں کو نجس نہ قرار دو اس لئے کہ مومن حیات وموت کسی حالت میں نجس نہیں ہوتا"۔ اورکہا کہ یہ بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ اورحافظ ضیاء الدین نے اپنے احکام میں فرمایا: "اس کی سند میرے نزدیک صحیح کی شرط پر ہے۔" تو اول کو ترجیح حاصل ہوگی۔ (حلبۃ المجلی، فصل فی صلاۃ الجنازۃ ۔۔الخ، ج2، ص598، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ (متوفی 1340ھ) فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”فثبت و للہ الحمد ان الحدیث ینفی تنجس المسلم بالموت فوجب کما قال المحققان ترجیح ان غسلہ للحدث و قد قال فی البحر انہ الاصح“ ترجمہ: تو بحمداللہ یہ ثابت ہوگیا کہ حدیث پاک سے موت کی وجہ سے مسلمان کے نجس ہونے کی نفی ہوتی ہے تو دونوں محققوں کے فرمان کے بموجب اس کی ترجیح ضروری ہے کہ غسلِ میت حدث کی وجہ سے ہے۔ اور بحر میں فرمایا ہے کہ "یہی اصح ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج3، ص407، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابوالفیضان مولانا عرفان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3834

تاریخ اجراء: 18ذوالقعدۃ الحرام1446ھ/16مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net